لوح محفوظ خدائے اکرم سے
کیون نہ سمجھے ہر ایک سطر عزیز

کشف الاخبار
کاشف الاسرار

حادثات اقالیم وانفس سے
کشف الاخبار جان عالم ہے

N 43 Kushful Akhbar, Bombay L 20

جلد ۲۰ — مورخہ ۱۷ شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۱ ہجری مقدس مطابق ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء روز پنجشنبہ باہتمام منشی محمد امان علی لکھنوی — نمبر ۴۳

اشتہار اس اخبار کاشف الاسرار ہر ہفتہ پنجشنبہ کو نکلتا ہے ہر ایک بار دو ورقہ ہے
ضمیمہ تازہ ہاے کا التزام تا مقدور ہے اسمین سوا ترجمہ اخبارات صداقت آیات
انگریزی اور اردو کے معتبر کے کلام اخبار تحقیق کا نام کیا جاوے اور دست باشند
لانا بنام ... تو اسکو ہم سچ کہنے باز رہینگے جو صحیح اور تحقیق ہوگا اظہار
کرینگے قیمت اہل شہر کیواسطے ماہوار پیشگی ایک روپیہ مابعد ماہ کے سوا روپیہ سالیانہ
پیشگی بارہ روپیے مابعد سالی پندرہ روپیے اور باہر کیواسطے پیشگی ششماہی
مع محصول ڈاک سات روپیہ مابعد دس روپیے سالیانہ پیشگی مع محصول سوا
تیرہ روپیے مابعد چوبیس روپیے اور باہر والونکے پیشگی سالیانہ سوا پندرہ روپیے
مابعد بیس روپیے اور مابعد پر دوسرا سال کرین ساٹھ روپیے دینا پڑیگا قیمت
پیشگی ہمراہ درخواست اخبار کے مرحمت فرماوین سے زیادہ مدت ایک مہینے کی
سے سے کے بعد بشرح مابعد محسوب ہوگی قیمت بذریعہ ہنڈوی یا ملک مددت کے
ارسال فرماوین اگر ہنڈوی غیر ممکن ہو تو ٹکٹ ہمراہ رجسٹری کے عنایت کرین
اگر بھیجنے میں شک ہو مگر جسقدر ٹکٹ ہون اونکی فروخت کرنیکا حق بٹاون فی
روپیہ ایک آنہ زیادہ دیوین کیونکہ ایک روپیہ کا ٹکٹ پندرہ آنے کو بکتا ہے
جو صاحب سالیانہ کے اقرار سے ایک قطعہ اخبار منگاکے قیمت سال کی برابر
دمیمیز رنگی پیشگی کا روپیہ واپس نہ کیا جسکو اخبار موقوف کرنا منظور ہو جسقدر
قیمت باقی ہو ادا کرے جب تک قیمت ادا نہوگی باوجود عدم رسائی
اخبار کے ماہواری اونکے ذمے واجب الادا ہوگی متفرق ایک اخبار کی
قیمت ۳ — اشتہار فی سطر ۲ — اشتہار پورے کے
چار روپیہ مقرر ہے اور مطلب نیکنامی خاص کا اظہار فی سطر لیا جائیگا

کشف الاخبار بمبئی

وہ جو اس شہر بمبئی میں بہت برسون سے رمضان شریف کے نہایت متبرک اور مقدس مہینے میں تورن نام کی دکانیں جابجا آراستہ کی جاتی تھی اور اوس میں کسبیان فاحشہ بازاری موجب حرام کاری فرقہ ناری ناچ اور گانے لوگون کو لبھانے روزہ دارون کو بہکاتے طریقہ شیطانی کے بتلانے روپیہ کمانے کیواسطے مقرر کی جاتی تھین بعد افطار روزہ اور ادای نماز مغرب و تراویح کے صدہا آدمی چھوٹے اور بڑے غریب و تونگر پیر و جوان اون توردوکانون میں جاکر مجمع کثیر کے ساتھ بیٹھتے تھے ناچ اور گانا دیکھتے و سنتے تھے تمام دن روزہ اور نماز عبادت الٰہی میں مصروف ہوکر رات کو اس فعل شیطانی میں مشغول ہوکر سحر کرتے تھے اس شہر کا یہ حال نالائق سنکر باہر ملکون کے اہل اسلام سنتے تھے لیکن بہت خوشی کی بات ہے کہ اس سال بمبئی کے شرفای جماعت اسلام نے سرکار مین عرضی کرکے اسی فعل قبیحہ دوکان تورن ناچ وغیرہ کو بند کرادیا جن لوگون نے اس مین کوشش کرکے ایسے نالائق کام کو موقوف کروایا یقین ہے بڑا ثواب کمایا قابل تحسین و آفرین کے ہین

بزرگی و عظمت ماہ رمضان

ای بھائیو دیندار مسلمانون اس ماہ مبارک اور متبرک کی ایسی بزرگی ہے کہ جب اس ماہ مقدس رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطان قید ہوتا ہے اور دروازے دوزخ کے بند کئے جاتے ہین پھر نہین کھلتے اور دروازے جنت کے کھولے جاتے ہین پھر نہین بند ہوتے اور اللہ تعالی اپنے بندون کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر شب یہی اہتمام رہتا ہے منقول ہے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہے اور سکوت تسبیح اور دعا مقبول ہے اور عبادت دو چند ہے

روزہ جسم کا علاج اور طبیعت کا مصلح ہے پھر ایسی کون بات ہے کہ جس سے آدمی ایسی دولت کے لینے مین تامل کرے

تراویح حضرت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ عرش کے پاس ایک جگہ نور کی جسکا نام حظیرۃ القدس ہے وہان سے حق سبحانہ تعالی اپنے بندون تراویح پڑھنے والون کو دیکھتا ہے باقی آیندہ

غلہ محمدی اجرای کار ثواب کی بہت عمدہ روایت ہے بہترین دین و نیکنامی اسلام کی راحت افزا حکایت ہے ہفتہ گذشتہ مین غلہ محمدی کے جاری ہونے سے نومسلمون کی خوراک اور لباس سے بخوبی پرورش اور علم دینا کی تعلیم اور مسلمان مردہ بے وارث کی تجہیز و تکفین اور صاحبان اسلام مسلمانان دیندار کے شریک مدد ہونیکا حال اور آمدنی اوس ہفتہ کی تعداد درج اخبار ہوئی تھی کہ اس خوبی دینداری اور نیکنامی اسلام اور ترقی علم دین اور عبادت خدا کی کیفیت نیک سنکر اکثر اہل اسلام دیندار اپنے اپنے ہمت اور مقدور کے موافق اوس غلہ محمدی کی مدد مین شریک ہوتے جاتے ہین جس وقت وہ بنیے صندوق غلہ ممدوح کا شہر کے محلون مین نکلتا ہے سب سے پہلے غربای دیندار اسکو دیکھکر آواز سنکر فوراً اپنے گھرون سے نکل آتے ہین جس سے جو ہو سکتا ہے پیسون سے روپیہ اور زیادہ تک صندوق کے چھید مین ڈالتے ہین کیونکہ اس کار ثواب اور نیکنامی اسلام مین ہوکر ناسب صاحبون کی ہمت پر منحصر تھا کسی سے بنام تعداد طلب نہین جو جسکا جی چاہے ڈال دیوے یا جناب فیضمآب حکیم محمد باقر صاحب اور حضرت تقدس مآب پیشوای دین مبین جناب مولانا نظام الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے مہتمم اس کار خیر غلہ محمدی کے خدمت شریف مین بھیجدیوین سننے مین آتا ہے کہ مسلمان دیندار غریب لوگ اس کار نیک اور ثواب عظیم مین بہت خوشی سے شریک ہوتے جاتے ہین شاید حضرات دولتمند یہان کے سیٹھ صاحبان دیندار کو جو سیکڑون روپیہ ذرا ذرا سی باتون اور میلہ وغیرہ مین خرچ کر ڈالتے ہین اس کار خیر اور دینداری کی خبر نہین ہوئی ہے یہ نہایت تعجب بلکہ افسوس کی بات ہے کہ ایسے کار نیک اور رونق اسلام بلند نامی دین کے کام مین کہ جسکا غلہ محمدی نام ہے امداد ترقی اسلام کا نہایت عمدہ کام ہے ایسے نامور اور عالی ہمت دیندار سیٹھ صاحبون کا نام بادی مدد کرنیکا حال جیسا کہ چاہیے اور اون کی عالی ہمتی کے لایق ہے اوس موافق زیادہ سماعت مین نہین آتا ہے اگرچہ چند صاحبون کا مددگار اور شریک ہونا سنا گیا ہے لیکن یہ تو ایسا نیک اور ثواب دو جہان کا کام ہے کہ سب صاحبان نامور بہت خوشی اور عالی ہمتی سے اوسکے شریک اور مدد بن جاوین ذرا دیکھین کہ جسقدر نومسلم حضرت مولانا صاحب ممدوح کی خدمت مین حاضر ہین اون کی خوراک اور پوشاک سے کس آسودہ حالی سے پرورش اور کیسے عمدہ طور سے ادای فرایض اور علم دین اور نیک رفتاری کی تعلیم ہوتی مدرسہ جاری ہو گیا علاوہ اوسکے بالفعل یہ سنا گیا ہے کہ اسی غلہ محمدی کے مدرسہ مین صاحبان مسلمان رئیس بمبئی کے جتنے لڑکے ادینگے اون کو بھی علم دین درجہ اعلی تک پڑھایا جاویگا اور اون کے جلدی تیار ہونیکے واسطے کھانا بھی گھر کے مانند مدرسے سے دیا جاویگا تاکہ صبح سے آوین اور دن بھر تعلیم مین مصروف رہین اور لہو ولعب سے محفوظ رہین یہ طریقہ مسلمانون کے واسطے نہایت نیکنامی اور خوبی کا ہے بلکہ سب عالم دار بھی یہ حال سنکر خوش ہونگے اور یقین ہے کہ باہر ملکون کے امیران و سرداران و رئیسان والی ملک اہل اسلام اس کار خیر بہتری دین ترقی اور تہذیب زمرہ مسلمین مین بخوبی مدد کرینگے باقی آیندہ

آمدنی غلہ محمدی اس ہفتہ مین پندرہ روپیہ ۶ آنہ اور ۳ پیسے ۸ آنہ کی صندوق غلہ ممدوح مین آئی تھی یہہ بہت تعجب اور تاسف کی بات ہے کہ شہر بمبئی مین جہان ہزارون مسلمان دیندار گروہ دولتمند اور سیٹھ صاحبان بہت نامور بیپاری صاحب مقدور کے مجمع عظیم کی بستی ہے وہان ایسے کار خیر اور ثواب عظیم اور نیکنامی دین ترقی عبادت خداوند ترقی تعلیم علم اسلام کے کام مین غلہ محمدی کے نام سے کہ جس نام پاک کے اوپر مسلمان جان ومال کو تصدق کرتے ہین یہہ تھوڑی آمدنی آوے یقین ہے کہ اس اخبار اور کشف الاخبار گجراتی کے پڑھنے سے سب صاحبون کو خبر ہونے سے بہت عالی ہمتی سے مستعد مدد اور شریک کار خیر ہو جاوینگے ذرا

غور کرکے دیکھیں کہ دوسرے ہر قوم کے لوگ تونگر و غریب بلکہ مزدور اور مفلس تک اپنے مذہب کا رنیک اور نیکنامی قوم میں لاکھوں روپیہ جمع کر دیتے ہیں جسکا حال آیندہ ظاہر کرینگے **پارسی اپنی شرمندگی کا داغ مٹانے کو جھوٹی خبریں بناتے ہین** پارسی اخبار چیون نے اپنے ذات عالی پارسی کی ایک لڑکی کنواری اچھی خوبصورت شیرین بائی کو ایک مسلمان نوجوان محمد خان کو لیکر جلندھر کی چھاؤنی میں نکل جانا درج اخبار کرکے تمام عالم میں جو مشہور کیا تھا کہ پارسی کی لڑکی مسلمان کے ساتھ نکل گئی تھی اپنی شرارت قلبی و اشرافت اصلی سے مسلمان کو بہت سخت الفاظ غصہ انگیز کے ساتھ موذی لکھتے ہیں کہ ایسا بیہودہ کام کرتے ہیں پارسی خود مردود و ملعون گبر ہیں جو سمجھے نہ اہل اسلام کو ایسی نالایق الفاظ فساد خیز زبان پر لاتے ہیں جسکا وہ نہیں پارسی مردود کے لکھنے سے ہر خبر سب طرف خوب ظاہر ہو گئی کہ پارسی کی بیٹی مسلمان پر فریفتہ ہو کر نکل گئی ایسے وقت میں بڑی بے عزتی ہوئی یہ سمجھکر نہایت غیرت سمائی اشرافت جھوٹی کے اظہار میں منہ چھپانیکی نوبت آئی اپنی ذات کی لڑکی جسکا یہ حال آپ ہی درج اخبار کرکے نہایت شرمندہ ہوئے اب اپنی بے عزتی چھپانے کو وہی بیوقوف اپنے کو اور اپنے اوس کارسپانڈنٹ سابق کو جھوٹا بناتے ہیں اپنی چھپائی کے بدلے شرارت دکھاتے ہیں اپنے منہ سے تھوک کر آپ ہی کھاتے ہیں کیونکہ وہی راست سماچار روزنگار تاریخ ۲۲ اکتوبر کے اخبار گجراتی اپنے میں لکھتا ہے کہ ہمارے اے ڈی اے نام کے دستخط کرنیوالے کارسپانڈنٹ نے ایسا لکھا ہے کہ وہ لڑکی دیکھنے میں پارسی کی سی [صورت؟] معلوم ہوتی ہے لیکن خوجہ کی ہے اب اس جھوٹے کی شرارت اور نالایقی اور جہالت دیکھنا چاہیے کہ اپنے کو اخبار نویس ہونیکا دعوی کرتا ہے اور ایسی باتیں نالایق تحریر کرتا ہے اول ہمارا دوست راست گفتار والا اپنے بڑے زور شور سے لکھ چکا ہے کہ وہ پارسی کی لڑکی اس موذی مسلمان کے ساتھ مسلمان بھی ہو گئی اور سب طرح کی چال و چلن لباس اور طریقہ ظاہری مسلمانوں کا رکھتی ہے اب اوس جاہل احمق کے اندھے سے پوچھنا چاہیے کہ جب وہ پارسی آتش پرست کی لڑکی نہیں ہے تو پھر مسلمان ہو کر مسلمان کیونکر ہوئی اور دوسرا کس مذہب کا لباس پہنے تھی جسکو چھوڑ کر اور اپنی اول چال سے نفرت کرکے مسلمان کا لباس اور مسلمان کی چال و چلن اختیار کی خود تو جھوٹا ہے اوس اے ڈی اے شاید نسل انگریزی کے کارسپانڈنٹ کو نا معتبر ٹھہرا کر بھی بالکل جھوٹا بنایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اے ڈی اے کا کارسپانڈنٹ بھی اوسکا کوئی وکیل ہے شاید اولاد پارسی کی نہیں ماں پارسی اور باپ کرسچن [؟] سبب سے اے ڈی کا ظاہر نشان ہے کہ بغیر دریافت کرنے کے فقط اپنے خیال لائق اشتباہ لکھا ہے کہ خوجہ کی معلوم ہوتی ہے پھر کسی صدرہ جینو وغیرہ کا موت پینا کیونکر پسند رکھتی تھی کہ جس سے نفرت کرکے مسلمان ہو گئی ایسے جھوٹ اور تہمت پر اگر کوئی خوجہ صاحب اہل اسلام اوسکے ثابت کرنیکا دعوی کرے تو یہ کارسپانڈنٹ اور اخبار چی صاحب بھاگتے پھریں اظہار دروغ کی اچھی لذت چکھیں سوتن ساتن سب بھول جاویں ایسا جھوٹ اوس سپاہی کو نہیں ہو سکتا ہے بلکہ اوس بے عزتی کے سوا لائبل کر دیے اور آفت میں پھنسا سکتا ہے اور مسلمانوں کو کلمات نالایق موذی لکھنے اپنے شرارت سے باز نہیں آتے ہیں اوسکے بدلے پارسی گبر ہیں مردود و ملعون لکھنا اونکو زیبا ہے ایک کہیں گے دس سنیں گے کوئی مسلمان اخبار نویس پارسیوں کو ایسا نہیں لکھتا ہے کیونکہ شرفا لوگ اپنے ہم سر سے مقابلہ کرنا مضایقہ نہیں سمجھتے ہیں چاہیے کہ پارسی صاحب مسلمانوں سے بلا سبب مقابلہ نکریں مناسب ہے کہ حال زمانہ اول کو یاد رکھیں

دار الخلافہ استنبول دربار سلطانی

خبر دلپذیر جو نہایت نشاط افزا تقریر بر حالحال تاریخ ۱۲ اور ۱۹ شعبان ۱۳۰۲ کا اخبار جوائب قسطنطنیہ سے ہمارے پاس آیا اوس سے مشتہر قوم ہے کہ تاریخ دسویں شعبان کو حضرت سلطان المعظم

قیصر روم شہنشاہ اسلام کے کاشانہ سلطنت مین فرزند ارجمند اقبال بلند تولد ہوا تمام شہر اور رعایا مین خوشی عظیم کا غلغلہ مچ گیا شب برات کے دن شاہزادہ صاحب کا نام مبارک محمد سیف الدین رکھا گیا خدا تعالی اس سیف دین کو ہمیشہ چمکتی اور آبدار رکھے پیدایش اس نونہال گلشن سلطنت کی حضرت سلطان عالم کو بہت مبارک اور مسعود کرے چونکہ شب برات کے دن حضرت سلطان کی پیدایش کا روز ہے اس سبب سے شب برات کی عید کو گویا عید پر عید یعنی عید ہوئی ایک شب برات دوسری جشن تولد سالیانہ حضرت سلطان تیسرے تقریب رسم چھٹی اور نام نہادی شاہزادہ موصوف نہایت خوشی جلسہ عظیم کا روز تھا تمام اراکین دولت اور ہر ایک امرا و سرداران سلطنت واسطے ادای رسم تہنیت اور مبارکباد کے حاضر دربار ہوئے اس خوشی مین بہت سے جواہرات اور خلعت فاخرہ سے سب ارکان دولت سرفراز ہوئے تمام جہازات جنگی اور توپ خانون سلطانی سے سلامی کی ہزارہا کی توپین دیر تک چلتی رہین رات کو تمام جامع مسجدون اور محلات شاہی اور مکانات ملکی اور صدر اعظم اور سب امیرون کے مکانون مین بہت کثرت سے روشنی ہوئی نور روشنی سے تمام شہر مین زمین سے آسمان تک عالم نور تھا اسی طرح کی خوشی سے تمام رعیت شہر اور ادنی سے اعلی تک ہر ایک امیر اور امرا ملازم دولت جوش محبت خیر خواہی اور عقیدہ نمک خواری سے نہایت دل شاد و مسرور تھا

صرہ شریفہ چونکہ دولت سلطانی و بارگاہ عثمانی مین زمانہ قدیم سے دستور ہے کہ بیس لاکھ روپیہ کا سالیانہ ارسال بطور نذر حرمین شریفین کو اسی شب برات کے دن نہایت جلوس اور بہت عظمت کے ساتھ بھیجا جاتا ہے اوس وقت بہت زیادہ افواج سلطانی پیادہ اور سوار سو سواران لباس زرق برق سے آراستہ ہو کر دو رویہ صف بستہ ہو کر بہت دور تک کھڑی ہوتی ہین اور سب اراکین دولت و امیران سلطنت پوشاک عمدہ سے حاضر ہوتے ہین اوس نذر سالیانہ کو صرہ شریفہ کہتے ہین صاحب جوایب تحریر کرتے ہین کہ اوسی خوشی مین شب برات کے دن صرہ شریفہ بھی دستور ہمیشہ کے موافق جناب صدر اعظم کے اہتمام مین کمال جلوس اور شوکت کے ساتھ روانہ ہوا دولت عثمانی کا سب لشکر خاص اور باڈی گارڈ اپنے اپنے سب سردارون کے ساتھ جیسا کہ محافظ سلطانی کے واسطے آتا ہے بہت شان و شوکت سے حاضر تھا جملہ ارکان دولت امیران و سرداران سلطنت ہر طرح کے لباس عمدہ اور پوشاک درباری سے آراستہ ہو کر اور تمام جلوس سواری خاص سلطانی اور خود جناب صدر اعظم موجود تھے اس شوکت و شان سے صرہ شریفہ روانہ حرمین شریفین ہوا

جلسہ حیدرآباد دکن ۹ اکتوبر کی تحریر حیدرآباد سے واضح ہوتا ہے کہ دو تین سرکاری باغون مین بتقریب آنے جنرایل صاحب کے بڑی شان و شوکت کا جلسہ تھا روشنی بکثرت تھی دعوت کھانیکے لئے مہمان بلائے گئے مستر ساندرس صاحب نے مہمانون کو ملکہ معظمہ و ویسرائے ہند و نواب نظام اور سر سالار جنگ وزیر کی طرف سے کھانا دیا رزیڈنٹ صاحب کا اہتمام اس بار مین اچھا رہا بعد ضیافت کے آتشبازی چھوٹی اگلے دن صبح کو مہمانون نے حاضری جناب امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کی محل مین کھائی — ۱۰ اکتوبر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ۸ بجے صبح کو حیدرآباد مین دربار منعقد ہوا مستر ساندرس صاحب رزیڈنٹ مع مہمانون کے ۲۰ ہاتھیون پر رزیڈنسی سے حضرت نواب صاحب کے دربار مین شریک ہوئے بڑی خاطر و تواضع کی گئی مسند کے پاس جگہ ملی رزیڈنٹ صاحب نے ویسرائے ہند کا خریطہ دربار مین پڑھا جسکا مضمون بتفصیل ذیل تھا

مضمون خریطہ عالی جناب معلی القاب آصف جاہ مظفر الملک نظام الدولہ نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ سے معزز اور عالی مراتب — دوست مین تمکو مبارکباد دیتا ہون کہ اب تمہاری سلطنت کا دار الخلافہ بذریعہ ریل ہندوستان سے شامل ہو گیا مجکو یقین ہے کہ ملکی معاملات مین نہایت درجہ کا فایدہ ہوگا اور سلطنت حیدرآباد کی تمام حدود کو فایدہ بخشے گا جس سے صورت رضامندی کی ہوگی مین اپنے آپکو بخوشی دل تمہاری عالیجناب کا دوست شمار کرتا ہون

دستخط لارڈ نارتھ برک صاحب ویسرائے اور گورنر جنرل ہندستان

خبر ٹونک

تھوڑے دن ہوئے کہ بعض بعض اخبارات اردو مثل پنجابی اخبار لاہور اور اودہ اخبار و مفید عام و دبدبۂ سکندری وغیرہ مین جو خبر محض بے اصل بدنظمی ریاست ٹونک کی کسی کارسپانڈنٹ ناواقف یا خود غرض کے اظہار سے تحریر ہوئی تھی اگرچہ اوسکے باب مین بعض بعض صاحبان اخبار انصاف دوست حق نگار نے جیسا کہ مہتمم سید الاخبار دہلی اور صاحب لارنس گزٹ میرٹھ اور دوسرے صاحبون نے اوس بیان لغو و اظہار بے اعتبار کی تردید کی تھی اوسی کے موافق ہمنے بھی سند معتبر سے بطور جواب کے اوس تحریر کا غلط ہونا ظاہر کیا اس سبب سے پھر ہمکو اون محض مہمل و بیجا اعتبار تحریرات کو تردید مکرر کی ضرورت نہ تھی لیکن اون صاحبان اخبار نے جو بلا وجہ اور خلاف واقع کسی خبر غرض گو دروغ نگار کے ظاہر کرنے سے ایک رئیس منتظم کی جھوٹی برائی سے اپنے اوراق اخبار کو رنگین کیا انصاف کی راہ راست کو چھوڑ کر غلط رفتاری پر قدم رکھا ایسا حال اور مضمون تحریر کارسپانڈنٹ معتبر کو دیکھکر ہمکو مناسب نہ معلوم ہوا کہ از روی انصاف کیفیت واقعی اور حقیقت مسند کی باست بر راست اوس ریاست نیکنام اور مستعدی رئیس صاحب انتظام کی دوبارہ درج اخبار راستی شعار اپنے نہ کرین صاحبان اخبار کے اون کارسپانڈنٹون کو جنہون نے مطابق اس قول کے کہ چھوٹا منہہ بڑی بات لغو خبرون کے تحریر کرنے مین شرم بھی نہ آئی مقام تاسف ہی اس صورت مین چند سطر وہان کی خبرون سے جو تحریر کارسپانڈنٹ معتبر اور منصف سے سند کامل کے ساتھ معلوم ہوئی ہین درج اخبار کرتے ہین کہ ریاست ٹونک کا انتظام والی ریاست کی توجہ و مصروفیت خاص سے قابل تحسین و آفرین ہے اور ہم یقین کرتے ہین کہ جسطرح کی مستعدی جناب نواب صاحب بہادر کی اندنون مین دیکھی جاتی ہی اور ادھر کے آنیوالون کے اظہار سے دریافت ہوتی ہے دوسرے رئیسون کا خیال ایسا کم ہوگا تمام کارسپانڈنٹ صاحب نے ہمکو یہ خبر بہت تحقیق اور سند کامل سے لکھی ہے کہ نواب صاحب بہادر اپنی ہوشیاری اور بیدار مغزی سے ریاست کے کامون کو بذات خود بہت عمدہ طور سے انجام پہنچانا شروع کیا ہے رئیس ممدوح نہایت دانا اور معاملہ فہم ہین اجرای کار ریاست مین نایب وغیرہ کسیکی کی حاجت اون کو نہین ہے اخفائے لباس جوانی و تجربہ کاری سے بہت آگاہ و پیراستہ ہین ہمہ تن متوجہ بحال رعایا و نیکنامی ریاست و نگرانی نظم و نسق بذات خود رہتے ہین اون کی ایسی مصروفیت اور توجہ کامل سے خرچ بیجا اور محض فضول جو باعث زوال بنیاد ریاست تھا سب موقوف ہوگئے اور بہ نسبت سابق کے ہزارون روپیہ کی صورت فائدہ ظہور پائی جو بات غرض گویون نے لکھوائی ہے بطریق صداقت سے بالکل خلاف سراسر مہمل اور فضول ہے بہت تحقیق طور سے ظاہر ہے کہ ریاست ٹونک مین نہایت خوبی اور عمدگی کے ساتھ انتظام ہے بلکہ روز بروز بہ نسبت سابق کے احسن کی ترقی ہوتی جاتی ہے اس شہر بمبئی مین کئی ایک اخبار انگریزی معتبر اور مشہور ہین خصوصاً گورنمنٹ گزٹ جس مین ریاست ملکو کا بھی حال لکھا جاتا ہے علاوہ اوسکے پونا اور کاٹھیاواڑ و راجکوٹ و سندھ وغیرہ کے اخبار انگریزی اور دیسی اکثر یہ سب ہمارے دیکھنے مین آتے ہین ریاست ٹونک کی شکایت کسی مین دیکھی نہین جاتی ہے اس صورت مین ہم کو تعجب ہوتا ہے کہ بعض دور سے وہ صاحبان اخبار کیونکر ایسی غلط خبرون کے لکھنے مین انصاف کو چھوڑ دیتے ہین اور خود مطلب غرض نگارون کی تحریرات مہمل حاسدانہ یا پر کینہ کو بلا دریافت حالات وقت کے لکھ دیتے ہین کیا جھوٹ لکھنے کو عیب نہین جانتے یا دروغ لکھنے والے شرمندہ نہین ہوتے ہین سچ ہے دروغ کو فروغ کبھی نہین ہوتا ہے اور خاک ڈالنے سے چاند ہرگز نہین چھپ سکتا ہے بلکہ وہی خاک منہہ پر آتی ہے جھوٹ جھوٹ سچ سچ ہے بلکہ اون کی ایسی تحریرون کو دیکھکر بمبئی گزٹ اور گورنمنٹ گزٹ اور ٹائمس آف انڈیا کو چار پانچ ہفتوں سے بہت تلاش کے ساتھ دیکھا کرتے ہین مگر ریاست ٹونک اور رئیس والی ملک کے باب مین کوئی خبر ایسی نہین پاتے ہین اب غور کرنا چاہئے

اطلاع

اس ہنگام سے مہتمم کشف الاخبار کو چار ہفتوں سے نہایت ضرورت کے باعث بالکل عدم فرصتی تھی اس سبب سے مجبوری ہمارے چند عنایتفرماؤن اور

اور کارسپاونڈنٹ صاحبون کے خطوط اور خبرین آئی تھین اون کے درج اخبار کرنے اور جواب لکھنے مین تاخیر ہوئی امید کرا سورلاچاری کو براہ کرم معاف فرماوینگے اب سب صاحبونکا جواب ارسال خدمت ہوگا نیازمند صاحبان عنایت فرماکا تابعدار و خیراندیش ولی ہے تعمیل فرمایش مین بسر و چشم حاضر

عدالت مین چوری

لارنس گزٹ میرٹھ کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب لدہیانہ سے تسطیر فرماتے ہین کہ بڑے حیرت کی بات ہے کہ عدالت خفیفہ لدہیانہ مین چوری ہوگئی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ ناظر کے پاس کچھ زیور طلائی و نقرئی کسی قرقی مین آیا تھا وہ صندوق ساخت ولایتی مین بند کردیاگیا تھا اور کنجی صاحب جج بہادر کے پاس تھی۔ ۲ اکتوبر کو جو صندوق کھولا تو زیور ندارد پایا پولیس نے رپٹ ہوتے ہی اسی شب کو چند مذکورون اور ناظر کے گھر پر پہرہ بٹھلایا۔ ۸ اکتوبر کو سب کی خانہ تلاشی ہوئی مگر کوئی چیز گم شدہ برآمد نہین ہوئی مقدمہ زیر تحقیقات ہے — لارنس گزٹ

انگریزی اخبارون کا ترجمہ — کابل

یکم اکتوبر ۱۸۷۶ع کو امیر شیرعلیخان صاحب والی کابل کی طبیعت علیل ہوگئی طبیب کو معالجہ کے لیئے طلب فرمایا ۲ اکتوبر کو بھی امیر صاحب بیمار ہے کوئی انکو دیکھ نہین سکتا سید نور محمد شاہ اور مستوفی کار و بار ریاست انجام دیتے ہین — باشی سپرنٹنڈنٹ باغون کو حکم ہوا ہے انگریز حاکمون کے بھیجنے کیواسطے تحائف طیار کرے — ۳ اکتوبر کو ایک شخص نے ہرات سے آکر بیان کیا کہ جو ترکمان ہرات مین نوکری کرنے اور آباد ہونے آئے تھے وہ اب ناامید ہوگئے کیونکہ سردار یعقوب خان نے ۴ ہزار ترکمانون کو نوکر رکھ لیا باقی آدمیون کو حکم دیا کہ وہ نکلا اور باہر چلے جائین — کہتے ہین کہ ان لوگون نے امید روزگار مین تمام مال و اسباب اپنا فروخت کر دیا ہے اونکے پاس کچھ نہین ہے تب انکو یہ حکم ملا کہ ہرات سے چلے جاؤ — ۴ ہزار ترکمانون کو اجازت غیرآباد جگہہ مین سکونت اور کاشت کی ملگئی لیئے جو گاون کہ ویران تھے انہین وہ لوگ آباد کر دیئے گئے اور سردار یعقوب خان نے بدچلن آدمیون سے اصلاح ہرات کے پاک و صاف کرنے کی یہ تدبیر نکالی ہے کہ اسکی رعایا مین سے جو کوئی چوری ڈاکہ وغیرہ جرمونکا مرتکب ہوتا ہے اسکو سردار جلا وطن کرکے ترکمانون کو اس گاؤن مین آباد کر دیتا ہے — اس سردار کے پاس شہد سے خبر آئی ہے کہ شاہ فارس نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکہ تنگا ہرات کو بھیجا جائے جو کچھہ سردار یعقوب خان کا ارادہ پورا ہے اور پورا ہوجائیگا — کہتے ہین کہ سردار یعقوب خان اس خبر کے سننے سے بہت خوش ہوا ہے اور اسکا مقولہ ہے کہ اس خزانہ کے آنے سے تمام انتظام میرا ہوجائیگا — سردار یعقوب خان ہمیشہ شاہ ایران کی تعریف کیا کرتا ہے — ۴ اکتوبر کو امیر کے مازمان دربار کے زبانی حال معلوم ہوا کہ میر جمانے اپنی سرحدون مین سے تہانے بیٹھلانے شروع کردئے اور حکم کر دیا ہے کہ کوئی جماعت افغانستان مین جانے نہ افغانستان سے یہان آنے پائے — میر جمانے اپنی دوستی امیر شیرعلیخان والی کابل سے ترک کردی اور علم خان گورنر ترکستان کو تکلیف دینی شروع کردی اور باعث اس تکلیف دہی کا یہ ہے کہ علم خان نے درمیان امیر اور میر جمانا یہ کہکر کہ میر جمانا سردار یعقوب خان سے ہمیشہ خط کتابت رکھتا ہے تفرق ڈالدیا ۵ اکتوبر ۱۸۷۶ع کو امیر صاحب کو بیماری سے آرام رہا تمام محمدزئی سرداروں نے حاضر آکر روپیہ واسطے خیرات غربا اور مساکین کے نذر گذرانا — سردار عبداللہ جان کی والدہ نے سپہ سالار کو بلاکر کہا کہ جہانتک ممکن ہو اب بندوبست کرو کہ کوئی آدمی حال ماندگی امیر کا سردار یعقوب خان کو نہ لکھنے پائے سپہ سالار نے عرض کی کہ جتنے اچھی مخبرون کو حکم دیا ہے کہ شہر مین گشت کرتے رہین اور سب کا حال دریافت کرکے مجھکو اطلاع دیتے رہین — لارنس گزٹ

طوفان بنگال

۷ اکتوبر تار برقی رپوٹر سے واضح ہوا کہ کل کے روز صبح کو بنگال مین طوفان آیا جسکے باعث خط کتابت تار برقی کلکتہ سے بالکل بند ہوگئی ۵۵ میل تک کے ہونے

لین کو ضرب پہنچی — مسافرون کی گاڑی قریب بردوان کے ٹوٹ گئی تحقیق حال ابھی دریافت نہین ہوا خبرین رانی گنج اور کلکتہ کے درمیان ڈاک مین روانہ ہوتی ہین — افسوس کہ بنگال ہمیشہ معرض تباہی مین رہتا ہے کبھی وہان کال پڑتا ہے کبھی طوفان آتا ہے منہ

سرحدی خبرین بعض انگریزی رجمنٹین جلد تر جلال آباد بھیجی جاوینگی تاکہ وہان چھاؤنی ڈالی جائے اور میکنزی بھیج روانہ ہونے کی تیاریان ہو رہی ہین — یہ خبر بہت گرما گرم ہے مگر پایونیر کے اڈیٹر صاحب اخیر مین ایک بازاری گپ قرار دیتے ہین — کارسپانڈنٹ سٹینڈرڈ لکھتا ہے کہ ترکستان مین روس کچھ ایسی جنگی تیاریان کر رہا ہے کہ اس سے کسی بڑے مہم کا وہم ہوتا ہے — لوح محفوظ

غازی پور یہان ۱۰ ستمبر کو حکام اور روسائی شہر جمع ہو کر اسی چار میل کی مسافت مین ریل بنانیکی تجویز کی جو ریل کے اسٹیشن سے شہر تک دریائے گنگا کے حایل ہونے کے باعث بغیر ریل کے پڑی ہے پل اور سڑک کے بننے مین پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوگا جسمین سے دو لاکھ روپیہ سرکار دیگی ایک لاکھ روپیہ کے لیے راجاؤن سے استعانت کیجائیگی اور دو لاکھ روپیہ شہر کے لوگون سے جمع ہونا تجویز ہوا ہے حکام و روسا شہر نے بشرط منفعت اس رقم کا جمع کر دینا منظور کر لیا ہے چنانچہ اسی پہلے جلسہ مین ستائیس ہزار روپیہ جمع بھی ہو گیا اس چندہ مین حکام انگریزی و ہندوستانی اور شہر کے مالدار ہندو مسلمان غرض ہر قسم کا آدمی شریک ہوا ہے منہ

مونگیر شہر مونگیر تباہی جو برسات کے طوفان سے ہوئی اخبارون سے بطور خلاصہ نقل کیجاتا ہے کہ رسنولا مونگیر مین بلائے آسمانی دریا کی طغیانی ہے جسنے چہار سمت سے شہر کو حصار کر رکھا ہے کوسون اور فرسنگون تک جس جگہ سوائے کف دست میدان بالو کے کچھ نظر نہ آتا تھا اس جگہ اب دریا موج زن ہے جو جگہ کہ میلون تک آبادی اور بستی سے معمور تھی جہان جہان غریبون اور مفلسون کے چھوٹے چھوٹے جھونپڑے گھر تھے اب وہان گنبذ حباب کی عمارت نظر آتی ہین اور وہ جھونپڑے سب بالکل منہدم اور مسمار ہو گئے دیہاتون کے ماسوا گرد نواح شہر کے مکانات جو متعلق شہر گردانی جاتے ہین اکثر مقاموں کے گر گئے اور اکثر جگہ کے قریب انہدام کے پہونچے مین خصوصا لال دروازہ لال بہر جھونی کیلا باری وغیرہ محلات جو شہر کے اوتر جانب کو آباد ہین قریب تہ آب ہو گئے ہین کون سا مکان ہوگا کہ جسکی دریا نے قدمبوسی نہ کی ہوگی تاریخ ۱۳ اگست کو ہم واسطے گوچہ گردی کے نکلے اور سمجھ یہ خیال کہ ذرا گرد نواح کی بستیون کو پھر کر دیکھئے کہ دریا کی طغیانی لیے وہان کیا حادثہ برپا کیا ہے جب ہم اور ہمارے منشی صاحب دونون لال دروازہ تک پہونچے دیکھا تو یہین سے دریا کی کیفیت نو حد نگیر معلوم ہونے لگے کیا دیکھتے ہین کہ دریا وہ کناروں کی پایہ و بلیز کی قدمبوسی کر رہا ہے اور دو کناروں کے مکان ایسی جہان دریا کے استقبال کو جھکے پڑتے ہین بلکہ بعض مکان تو جہان سے دوش بدوش ہی ہو گئے ہین اسٹیشن ریلوے کو بھی بہت خوف ہو رہا ہے جا بجا کے احاطہ شکست ہو کے دریا برد ہو گئے لوگون مین غل ہو رہا ہے کہ اگر ایک بالشت پانی اور جوش مین آئیگا تو تمام سہ اسٹیشن جو آب ہوجائیگا پہر وہان سے جو آگے بڑھے تو جھونی کیلا باری سے لیکر نادال ہٹہ و باسدیو پور ایک سخت ہیبت ناک کیفیت دیکھنے مین آئی خداوند کریم ایسی تکلیف کسی عدو کو بھی نصیب کرے ہم تو کہتے ہین کہ ایکبارگی طوفان نوح کا آجانا تو کہین اس سے اچھا تھا کہ اسی روز بروز کی تکلیف برداشت کرنی نہ پڑتی بچشم خود دیکھا کہ اوس طرف کے مکانون کے گرد جوان آدمی کی گردن تک پانی رواں ہے مکانون کے اندر گھٹنون تک پانی جمع ہے سب گھرون والے مچانون پر چارپائیان باندھ باندھ کر بسر کرتے ہین دن بھر مین سیکڑون مرتبہ گرونگی پانی جھیل کر اسباب ضرور لیجانا اور لانا شب و روز بھیگا اور تر کپڑا پہنے ہوئے بچے بھی جدا ایک طرف پانی کی تکلیف سے بلبلا رہے ہین بوڑھے اور جوان علیحدہ ایک جانب پانی مین کھڑے تھرا رہے ہین

دو دو روز مین کھانا نصیب ہوتا ہے لوح محفوظ بحوالہ اخبار عالم

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد شہر کہانسی

شہر کہانسی متعلقہ گیا کے کسی گانو مین ایک عورت اپنے شوہر کی غیبت مین غلام سے موافقت رکھتی تھی جب بعد عرصے کے اوسکا شوہر سفر سے آیا اور راہ کی ماندگی سے رات کو اپنے مکان کی کوٹھری مین بیخبر سو گیا عورت نے غلام سے کہا کہ کوٹھری مین کھونٹی پر تلوار رکھی ہے تم اوس شوہر خفتہ کا کام تمام کرو اتفاقاً اوس کوٹھری مین چار چور چھپے ہوئے بیٹھے یہ باتین سن رہے تھے جب غلام کوٹھری مین گیا چور غلام کو اسی تلوار سے قتل کر کے چلے گئے عورت نے غوغا کیا اور شوہر کو جرم قتل مین گرفتار کرلیا جب چورون نے وہ بیگناہ کے حال پر رحم کہا کر عدالت مین آکر مفصل حال بیان کر دیا حاکم نے چورون کو راست گوئی پر معاف اور اوسکے خاوند کو رہا کر دیا عورت قید ہے بسبب حاملہ ہونے کے اوسکی نسبت ابھی کوئی حکم صادر نہین ہوا ہے مخبر

راجس صاحب راجس صاحب کے کارخانہ مین جسکے چاقو مشہور ہین ایک لڑکا ۱۰ برس کی عمر کا نوکر ہوا جو کہ وہ ہر ایک کام سے ناواقف تھا ایک روز اوسنے ناواقفیت سے بندکل کی ایک پرزے کو ہاتھ لگا دیا اوسکے صدمے سے کل نے اسقدر حرکت کی کہ لڑکے کا تمام جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا فوراً مر گیا چیخنے کی بھی مہلت نہ ملی — پس ناواقفون کو کلون کے پاس نجانا چاہیے — بلکہ انجن ریلوے کی نزدیک بھی جسکا وہ تماشا دیکھنے لگتے ہین جانا مناسب نہین ہے ہمہ

جنگ چین و کاشغر برلن سے براڈ ایرو کے پاس تار برقی آیا خبر آئی کہ ۱۱ ستمبر ۱۸۷۷ء کو یعقوب بیگ امیر کاشغر و یارقند کے فوجوان نے زیر حکم اسکے بیٹے قلی بیگ کے چین کی سپاہ کو جو اوسکی سرحد مین پہنچ گئی تھی شکست دی ہیر و نجات کے آدمیون نے بھی یعقوب بیگ کے بیٹے کی مدد کی غرض بعد فتح پانے کے امیر کاشغر کے لشکر نے چین کے دو شہرون امرچی

اور مناسی پر قبضہ کرلیا۔ شمال کی طرف ان مقامون کے جلیسنا رچ اور پورب کی طرف روسیون کا ضلع کلدجا ہے وہ بھی چینی والون کے خوفناک حملون سے بچ گئے۔ یہ دونون مفتوحہ شہر ارمچی سے سو میل پورب جانب ہے کاشغر سے ہین جو مقامات کہ اندرون اس ۲۵۰ میل کے واقع ہین انمین اگرچہ حکومت یعقوب بیگ کی نہین ہے مگر تب بھی حکومت اور سلطنت اوسکی بہت فاصلے پر پہنچے گی **لارنس گرنٹ** معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب بیگ والی یارقند و کاشغر مین بہادری اور عقلمندی کی دونون صفتین موجود ہین بہادری تو اس وجہ سے ہے کہ بموجب دعوی شاہ بخارا کے انکا باجگذار ہوکر اسنا ملک تلوار کے زور سے حاصل کیا اور عقلمندی اوس سے ظاہر ہے کہ اپنے اکثر بادشاہون سے آشتی اور محبت پیدا کرلی ہے مثلاً سلطان روم کی کے نام کا سکہ سلطان کی خوشی سے اپنے ملک مین جاری کر رکھا ہے انگریزی گورنمنٹ کو رابطہ کے بعد اپنی حکومت مین تجارت کی اجازت دیدی ہے امیر یارقند کی تقریر جواب نامہ شاہ بخارا سے مترشح ہے کہ وہ روسیون کے سوا اپنے ہمسایہ کے چھوٹے موٹے بادشاہون کو خیال مین نہین لاتا فی الجملہ بہادری اور عقلمندی کی دونون صفتون سے اسکی سلطنت روز بروز ترقی اور وسعت پکڑتی جاتی ہے

رانا اودیپور اور راجہ الور کی افسوس کا مقام ہے کہ مہارانا اودیپور جنکی عمر ۲۸ برس کی تھی پیٹ کے اندر پھوڑا نکلنے کے عارضہ مین ۸ روز سے مبتلا رہکر ۷ اکتوبر کو فوت ہو گئے ریاست کے باشندون کو اس کا برا رنج ہے کیونکہ رانا صاحب لائق تھے بعد وسہرو اس مسند پر سجن سنگھ ہونا وائے ٹھاکر کا بیٹا بیٹھے گا کیونکہ مہارانا صاحب اودیپور نے اوسکو ولیعہد قرار دیکر وصیت کی تھی کہ بعد میرے گدی کا مالک ہونا — یہ بھی واقعہ نہایت حسرتناک ہے کہ راجہ شیودیان سنگھ والی الور کا ۱۰ اکتوبر کو آدھی رات گئے ضیق کے عارضہ مین انتقال ہوا جس سے سب والون کو کمال رنج و ملال ہوا اور زیادہ تر حسرت اسبات کی ہے کہ کوئی وارث راجہ صاحب نے اپنے بعد نہ چھوڑا